اخبارات، مجلّات کے تعزیتی شذرے

ماہنامہ الارشاد اکتوبر ۱۹۸۸ء صفر ۱۴۰۹ھ

ممتاز عالم دین، ممبر سابق قومی اسمبلی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی وفات پر حرکۃ الجہاد اسلامی کے مرکزی دفتر میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں حضرت شیخ الحدیث مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ اجلاس نے حضرت مرحوم کے دینی، سیاسی اور ملی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور ان کے انتقال کو مسلمانان پاکستان کے مرکزی دفتر اسلام آباد میں منعقد ہوا دستوری کمیٹی کے ممبران درج ذیل ہیں۔ امیر مرکزی مولانا سیف اللہ اختر صاحب، سیکرٹری جنرل مولانا محمد عادل خان صاحب اور عبدالصمد سیال۔ اور دیگر کارکنوں نے اجلاس میں شرکت کی۔

خاک کی آغوش میں تسبیح و مناجات، وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل

الفرقان دسمبر ۱۹۸۸ء

اب سے چار ہی مہینے پہلے الفرقان کی خصوصی اشاعت (خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ حصہ دوم) نگاہ اولیں ہی کے صفحات میں الفرقان کے مدیر مولوی خلیل الرحمٰن سجاد سلمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ العالی عصر حاضر کے ان چند علماء میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے درس و تدریس اور تصنیف و تحریر کے ذریعہ علوم دینیہ کی خدمت اور اصلاحِ باطن و تزکیہ نفوس کی کوششوں کے ساتھ میدانِ جہاد میں عملی شرکت کا شرف بھی عطا فرمایا ہے ـــــ گویا "خاک کی آغوش میں تسبیح و مناجات" کے ساتھ "وسعتِ افلاک میں تکبیر مسلسل" دونوں کی جامعیت مولانا کو اور ان کے رفقاء، تلامذہ اور فرزندوں کو نصیب ہے۔ باخبر حضرات جہاد افغانستان میں مولانا کی اور ان کے پورے حلقہ تعلق کی عملی شرکت کی تفصیلات جانتے ہیں، مولانا کی شخصیت کو خصوصی قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں"۔

حضرت مولانا کے بارے میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ملک کی تقسیم اور قیام سے پہلے آپ دارالعلوم دیوبند کے اکابر اساتذہ میں تھے، ملک کی تقسیم ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہوئی وہ رمضان المبارک کی ۲۷ تاریخ تھی۔ حضرت مولانا رمضان المبارک کی تعطیل میں اپنے وطن (اکوڑہ خٹک ضلع پشاور) گئے ہوئے تھے، ملک کی تقسیم کے نتیجہ میں دیوبند واپسی ممکن نہیں رہی تو دارالعلوم دیوبند ہی کی طرز پر آپ نے اپنے وطن ہی میں دارالعلوم حقانیہ قائم فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس مخلصانہ عمل کو قبول فرمایا اور برکت سے نوازا، جس کی بدولت وہ پاکستان کا ایک عظیم ترین دارالعلوم بن گیا۔

ماہ صفر کے " ماہنامہ بینات کراچی" سے معلوم ہوا کہ ۲۲ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ ، ستمبر ۱۹۸۸ء کو اس دار فانی سے عالم بقاء کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

" ماہنامہ بینات " کے محترم مدیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم نے اپنے تعزیتی نوٹ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے راقم سطور یہاں اس کا نقل کرنا مناسب سمجھتا ہے۔

حضرت مرحوم، قرونِ اولیٰ کی یادگار تھے، ان کا شمار ان علمائے حقانی اور مشائخ ربانی میں ہوتا ہے جن کا وجود زمین اور اہل زمین کے لیے باعث برکت ہے اور جن کے علم و عمل، اخلاص و للہیت اور طہارت و تقویٰ پر زمانہ فخر کرتا ہے۔ حضرت مرحوم، شیخ الاسلام المجاہد فی سبیل اللہ حضرۃ مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کے تلمیذ رشید تھے، موصوف نے قریباً نصف صدی تک تدریس حدیث کی مسند کو رونق بخشی اور اس عرصہ میں ہزاروں علماء و مشائخ ان کی تربیت سے تیار ہوئے۔

اپنے اخلاق و عادات کے لحاظ سے مرحوم فرشتہ صفت انسان تھے۔ خاموش اور مرنج مرنجان طبیعت پائی تھی، حلم و وقار اور جود و سخا ان کا خاص جوہر تھا، خلق خدا کی ہمدردی و نفع رسانی ان کا طبعی ملکہ تھا، وہ اپنے اعلیٰ اوصاف و اخلاق اور بزرگانہ کمالات کی وجہ سے عوام و خواص سب کی نظر میں محبوب و محترم تھے۔

ان کی عوامی مقبولیت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ ۱۹۷۰ء

کے الیکشن میں جمعیۃ علمائے اسلام، نے ان کو قومی اسمبلی کی نشست کے لیے امیدوار نامزد کر دیا، وہ ان دنوں ہسپتال میں تھے اس کے باوجود وہ اپنے جاگیرداری قسم کے حریفوں کے مقابلے میں بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے، قومی اسمبلی میں انھوں نے حق کی آواز مسلسل بلند کی، جس کی تفصیل ان کے صاحبزادۂ گرامی جناب مولانا سمیع الحق صاحب کی کتاب "قومی اسمبلی میں اسلام کا معرکہ" میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

حضرت مرحوم کی وفات سے نہ صرف علم و معرفت کی مسند خالی ہو گئی بلکہ پاکستان ایک باخدا درویش کے انفاس طیبہ، ان کی دعائے سحرگاہی اور ان کے سایۂ برکت سے محروم ہو گیا۔

حق تعالیٰ شانہٗ اپنے اس مخلص بندے کے ساتھ لطف و کرم اور رحمت و رضوان کا خاص معاملہ فرمائیں اور اپنی شان کریمی کے مطابق انہیں درجات عالیہ نصیب فرمائیں۔

(ماہنامہ الفرقان دسمبر ۱۹۸۸ء)

روزنامہ الفلاح پشاور

۹ ستمبر ۱۹۸۸ء

عالم کے لام پر زیر لگانے سے وہ دینی عالم مراد ہوتا ہے جس کا تذکرہ کیا جا رہا ہو اس مقولے کا مطلب یہ ہے کہ دینی عالم کی وفات سے ایک مرجاتا ہے کیونکہ دینی عالم کے علم کی شاخیں دور دور تک پھیلی ہوتی ہیں۔ اور پھر ایسی عظیم شخصیت کا پیدا ہونا بھی بڑا وقت مانگتا ہے رسالت مآب سرکار مدینہ طیبہ رحمت للعالمین زندہ و جاوید حاضر و ناظر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور پھر اسی مبارک ہستی کا فرمان ہے کہ فقہ حنفیہ کا ایک عالم دین شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہوتا ہے' موجودہ دور میں علمائے اسلام کی زندگی کی اشد ضرورت ہے کہ عیسائیوں اور یہودیوں نے خود سامنے آنے کی بجائے مسلمانوں میں ایسے فرقے پیدا کر رکھے ہیں جو اسلامی اصولوں کے دشمن ہیں اور چودہ سو سال کے عقائد کی نفی کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں جیسے قادیانی فرقہ انگریزوں نے کھڑا کیا اور اسے پروان چڑھایا مگر پاکستان کی قومی اسمبلی نے اس فرقہ کو اسلام سے خارج قرار دے کر موجودہ دور کے انگریز پرستوں کی آنکھیں کھول دیں کہ اسلام میں فرقے اسلام کے دشمنوں نے پیدا کئے ہیں علمائے اسلام کی وفات قوم کے لیے بہت بڑا المیہ ہوتا ہے۔

مولانا عبدالحق وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی صوبہ سرحد کے نامور عالم دین اور روحانی پیشوا شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مدظلہٗ کل نماز ظہر کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ خیبر ٹیچنگ ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ ان کا جنازہ آج دس بجے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے اٹھایا گیا اور انہیں اکوڑہ خٹک میں آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا مولانا عبدالحق مرحوم کی عمر ۸۰ برس تھی وہ شریعت محاذ کے سربراہ سینیٹر مولانا سمیع الحق کے والد بزرگوار تھے۔ وہ سابق قومی اسمبلی کے رکن بھی تھے اور دینی اور سیاسی حلقوں میں یکساں طور پر قابل احترام تسلیم کئے جاتے تھے۔ مرحوم جمیعۃ العلمائے اسلام کے سرپرست اعلیٰ بھی تھے انھوں نے اپنی تمام زندگی دین اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے وقف کر رکھی تھی مولانا عبدالحق مرحوم ۱۹۱۲ء میں اکوڑہ خٹک میں حضرت الحاج معروف گل کے ہاں پیدا ہوئے۔ الحاج معروف گل کا تعلق ایک زمیندار گھرانے سے تھا اور وہ متمول اور خوشحال افراد میں شمار کئے جاتے تھے۔ مولانا عبدالحق نے ۱۹۴۷ء میں دارالعلوم حقانیہ قائم کیا۔ جس سے پاکستان، افغانستان اور بعض دیگر مقامات کے ہزاروں طالب علم فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ وہ جنگ آزادی کے ایک ممتاز راہنما تھے۔ انھوں نے تحریک پاکستان میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا وہ دو مرتبہ قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور بر آخر وقت تک ملک میں نفاذ شریعت کے لیے جد و جہد کرتے رہے۔ مرحوم چار بیٹوں اور سات بیٹیوں کے والد بزرگوار تھے۔ مرحوم جامعہ اشرفیہ پشاور کے مولانا اشرف علی قریشی اور نامور سرجن ڈاکٹر داؤد گیلانی کے خسر تھے حضرت مولانا صوبہ سرحد کے علاوہ پاکستان، افغانستان، عرب اور افریقی ممالک میں بھی مقبول تھے اس لیے کہ دارالعلوم حقانیہ کی روشنی دوسرے ممالک کے علاوہ لندن اور امریکہ تک پہنچ چکی ہے اور اس دارالعلوم کے فارغ التحصیل پوری دنیا میں تبلیغ کر رہے ہیں اور مغربی ممالک تک کے طالب علم یہاں تعلیم حاصل کر چکے ہیں آپ کی ذات بابرکات پاکستان کیلئے باعث رحمت تھی اور اب اس پائے کا عالم دین صوبہ سرحد میں نہیں پایا جاتا جو ہر موقع پر قومی اسمبلی اور سینیٹ کا رکن بن سکے۔ یہ واحد ہستی تھی جس کا بیٹا سینیٹ پاکستان کا رکن اور حضرت مولانا قومی اسمبلی کے دائمی رکن تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور جناب مولانا سمیع الحق کو عمر دراز عطا فرمائے تاکہ وہ ان کی کمی پوری کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا کو جمعرات کی رات دی اور حساب کتاب سے آپ کو نجات مل گئی اور آپ کی ذات والاصفات اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت مقبول ہے کیونکہ آپ نے دین اسلام کی بہت زیادہ خدمت کی ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ روزنامہ الفلاح آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

ماہنامہ اقرا ڈائجسٹ کراچی

۷ ستمبر ۲۴ محرم الحرام کو عالم اسلام خصوصاً پاکستان کے مشہور اور عظیم دینی شخصیت حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہٗ دار فانی سے

عالم جاودانی کی طرف رحلت فرماگئے آپ اکابر علماء دیوبند کی نشانی تھے سراپا علم و عمل مجسم تواضع و انکسار پیکر شفقت تھے پاکستان سے قبل دارالعلوم دیوبند میں آپ کو تدریس کا شرف حاصل ہوا پاکستان بنتے ہی اکوڑہ خٹک میں دارالعلوم دیوبند کے طرز پر ایک عظیم اور مثالی "دارالعلوم حقانیہ" کے نام سے ادارہ قائم کیا جس سے ہزاروں کی تعداد میں علماء و فضلاء دعاۃ و مبلغین اور حفاظ تیار ہوکر پورے اکناف عالم میں پھیلے ہوئے شمع کو فروزاں کئے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت قدس سرہٗ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے، ان کی مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائے ان کی قبر کو نور سے بھر دے ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے،

ادارہ اقرأ۔ مولانا سمیع الحق صاحب اور ان کے تمام متعلقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے ان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور تمام قارئین سے التماس کرتا ہے کہ وہ حضرت کے لیے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت فرمائیں۔

(اقرأ ڈائجسٹ ستمبر ۱۹۸۸ء صفر ۱۴۰۹ھ)

روزنامہ سرحد پشاور

قومی اسمبلی کے سابق رکن اور ممتاز مذہبی سکالر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ بدھ کے روز خیبر ہسپتال پشاور میں ،، برس کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مولانا عبدالحق سینیٹر مولانا سمیع الحق کے والد تھے مرحوم نے اپنے پیچھے تین دوسرے بیٹے محمود الحق، انوارالحق اور اظہارالحق کے علاوہ چھ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں وہ تین بار قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوچکے تھے مرحوم کئی کتابوں کے مصنف تھے مرحوم ملک کی سب سے بڑی دینی درسگاہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی تھے۔
صوبہ سرحد میں مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کی تعلیمی خدمات کے اعتراف میں پشاور یونیورسٹی نے انہیں اعزازی ڈگری بھی دی۔

مولانا عبدالحق اور ان کے صاحبزادے مولانا سمیع الحق کی دینی اور سیاسی خدمات فی الواقع ناقابل فراموش ہیں ان دونوں باپ بیٹے نے ہمیشہ اسمبلی کے اندر اور باہر نفاذ شریعت کا مطالبہ کیا ہے اسی طرح علاقے کے مسائل اسمبلی میں نہایت شرح و بسط سے پیش کرتے رہے ہیں اور ان پر عمل درآمد نہ ہوسکنے کی صورت میں اس کا سخت نوٹس لیتے رہے ہیں اور اس بات کی کبھی پروا نہیں کی کہ ارباب حکومت خوش ہوتے ہیں یا ناراض واقعہ یہ ہے کہ صوبے میں ایسے بہت کم حق پرست لوگ موجود ہیں جنہوں نے کبھی ذاتی مفادات سے بالاتر ہوکر بات کی ہو نفاذ شریعت کے سلسلے میں ان کی کوششیں اظہر من الشمس ہیں لیکن جب مولانا کو بڑھاپے اور ضعیفی نے آلیا تو یہ کام ان کے صاحبزادے نے خوش اسلوبی سے سنبھال لیا ان کی مہم نتیجہ خیز ثابت ہوئی سینیٹ نے اکوڑہ خٹک کے مدرسے میں بیٹھ کر بنایا گیا شریعت بل بالآخر منظور کرلیا اسے ایک تاریخی ریکارڈ کی حیثیت حاصل ہوچکی ہے۔

اور یہی بل جب کالعدم قومی اسمبلی میں پہنچا تو محمد خان جونیجو نے اسے پس پشت ڈالنے کی کوشش کی نتیجۃً خود ان کا اقتدار بھی ختم ہوگیا۔
اکوڑہ خٹک کی عظیم دینی درسگاہ کے اس بوریا نشین نے شریعت کی بالادستی کے عنوان سے ایک تہلکا مچا رکھا تھا اور مولانا شریعت محمدی کے نفاذ کی جدوجہد میں دم دے گئے تاہم شہید صدر ضیاءالحق نے شریعت آرڈیننس نافذ کردیا تھا۔ اکوڑہ خٹک سے ہزاروں تشنگان علم نے اپنی پیاس بجھائی اور جگہ جگہ پر دینی مدرسوں اور مسجدوں میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ مولانا صاحب کی خدمات کو کبھی نہیں بھلایا جاسکتا ان کا شمار علمائے حق میں کیا جائے گا وہ ملک کے صف اول کے آدمی تھے جن کا حکومت کے ایوانوں سے لے کر عوامی حلقوں تک احترام تھا ہر کوئی انہیں ان کی دینی علمی سیاسی اور سماجی خدمات کی وجہ سے عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھتا تھا اور بڑے بڑے اصحاب اقتدار اس بوریا نشین قلندر عالم کی عظمت کے آگے جھک جاتے تھے صوبے کے عوام خصوصاً علمائے کرام کو مولانا کی پیروی میں حق کا پرچم بلند کرنا چاہیے۔

(۹ ستمبر ۱۹۸۸ء)

جمعیۃ اسلامی افغانستان کے امیر پروفیسر برہان الدین ربانی کا اظہار تعزیت

ماہنامہ مشعل ستمبر ۱۹۸۸ء

جمعیۃ اسلامی افغانستان کے قائد جناب پروفیسر برہان الدین ربانی نے اپنے ایک تعزیتی بیان میں کہا ہے کہ مرحوم شیخ الحدیث اور علوم دینیہ کے عظیم عالم نے اسلام کے لیے جو خدمات انجام دیں ہیں وہ مسلمانوں کیلئے روشنی کا مینار ثابت ہوں گے۔

انہوں نے مزید کہا کہ مرحوم نے جہاد افغانستان کو کامیاب بنانے کے لیے جو کردار ادا کیا وہ رہتی دنیا تک پائندہ اور تابندہ رہے گا۔

دارالعلوم حقانیہ کے نام سے دین اسلام کے پھیلانے کے لیے جو عظیم کارنامہ انہوں نے انجام دیا وہ ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی تعریف اور توصیف الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ عوام میں مرحوم کی مقبولیت اور ہر دلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ وہ عرصہ دراز تک قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوتے رہے۔ درآنحالیکہ انہیں اپنی انتخابی مہم چلانے کی ضرورت بھی پیش نہیں آئی ان کی ذات پر عوام کا یہ اعتماد ان کی دینی خدمات، روحانی تعلق اور طہارت و تقویٰ کے سبب سے تھا۔

ان کے شاگردوں اور متوسلین کی بڑی تعداد اندرون ملک اور بیرون ملک ان کے فیض کو عام کرنے میں مصروف ہے۔

شیخ الحدیث کی وفات سے خصوصاً پاکستان اور عموماً عالم اسلام ایک متبحر عالم دین اور ہر دلعزیز شخصیت سے محروم ہوگیا ہے۔

مرحوم نے مختلف اوقات میں ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور جدوجہد

قدروں کے احیاء کے لیے اسلام اور جمہوریت پسند قوتوں کی جو سرگرم تائید و حمایت کی اسے کبھی بھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کی نیکیوں کو قبول فرمائے انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(ماہنامہ مشعل ستمبر ۱۹۸۸ء)

روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی

ممتاز عالم دین، دارالعلوم اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث اور قومی اسمبلی کے سابق رکن مولانا عبدالحق گذشتہ روز انتقال کر گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم مولانا عبدالحق اگرچہ ایک دینی ادارے کے سربراہ تھے لیکن علاقے کے عوام میں ان کی مقبولیت اور ہر دلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ وہ عرصہ دراز تک قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوتے رہے درآنحالیکہ انہیں اپنی انتخابی مہم چلانے اور عوام کے پاس جاکر ووٹ مانگنے کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی تھی ان کی ذات پر عوام کا یہ اعتماد ان کی دینی خدمات، روحانی تعلق اور طہارت و تقویٰ کے سبب تھا کیونکہ صوبہ سرحد کے طول و عرض کے عوام نے ان سے استفادہ کیا تھا اور ان کے شاگردوں اور متوسلین کی بڑی تعداد اندرون ملک اور بیرون ملک ان کے فیض کو عام کرنے میں مصروف ہے۔ مولانا کی وفات سے ملک ایک متبحر عالم دین اور ہر دلعزیز شخصیت سے محروم ہو گیا ہے مولانا نے مختلف اوقات میں ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور جمہوری قدروں کے احیا کے لئے اسلام اور جمہوریت پسند قوتوں کی جو سرگرم تائید و حمایت کی اسے کبھی بھی فراموش نہیں کیا جائے گا اللہ تعالیٰ مولانا کی نیکیوں کو قبول فرمائے انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۱۰ ستمبر ۱۹۸۸ء)

روزنامہ مشرق

جمعیت العلمائے اسلام کے بانی راہنما جید عالم دین، مذہبی کتابوں کے ممتاز مصنف اور سابق رکن اسمبلی حضرت مولانا عبدالحق گذشتہ بدھ کو طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئے انا للہ و انا علیہ راجعون مرحوم کو ان کے آبائی قصبہ اکوڑہ خٹک میں جامعہ حقانیہ کے احاطے میں سپرد خاک کر دیا گیا ان کی وفات سے پاکستان کے دینی و سیاسی حلقوں میں زبردست خلاء واقع ہو گیا ہے صدر غلام اسحاق خان سرحد کے نگران وزیراعلیٰ لیفٹننٹ جنرل ریٹائرڈ فضل حق، دوسرے صوبوں کے وزرائے اعلیٰ اور سیاسی و دینی رہنماؤں کی بڑی تعداد نے ان کی وفات پر گہرے رنج کا اظہار کیا ہے مولانا عبدالحق مرحوم ۵۰ دینی کتابوں کے مصنف تھے انہوں نے اپنی ساری زندگی ترویج اسلام کے لئے وقف کئے رکھی حصول آزادی کے بعد انہوں نے پاکستان جمعیت العلمائے اسلام کے قیام میں سرگرم حصہ لیا تاکہ قومی سیاست کے دھارے کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالا جاسکے وہ دو مرتبہ قومی اسمبلی کے رکن بھی منتخب ہوتے اور ملک میں اسلامی نظام کے لئے جدوجہد کرتے رہے پرائیویٹ شریعت بل کی منظوری کے لئے انہوں نے شریعت محاذ سے بھرپور تعاون کیا وہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سربراہ بھی رہے اور اس حیثیت سے انہوں نے درس و تدریس میں گہری دلچسپی لی۔ ان کی وفات سے بلاشبہ دینی حلقوں میں خلاء پیدا ہوا ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں رکھے ان کے صاحبزادے مولانا سمیع الحق اور دوسرے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں توفیق عطا کرے کہ وہ مولانا عبدالحق مرحوم کے مشن کو جاری رکھیں۔

(۱۰ ستمبر ۱۹۸۸ء)

روزنامہ جنگ کراچی

ملک کے ممتاز اور جید عالم دین موثر سیاسی شخصیت سابق رکن قومی اسمبلی استاد العلماء شیخ الحدیث مولانا عبدالحق آف اکوڑہ خٹک بدھ کے روز اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم نے اپنے پیچھے لاکھوں شاگردوں اور عقیدتمندوں کے علاوہ چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مولانا مرحوم کی دینی خدمات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ ان کے شاگردوں کی تعداد کا بھی اندازہ لگانا بھی مشکل ہے مرحوم کے شاگردوں میں برصغیر پاک و ہند کے بڑے بڑے نامور علماء اور ممتاز دینی شخصیات شامل ہیں۔ علاوہ ازیں جہاد افغانستان کے بیشتر قائدین کو بھی مولانا مرحوم سے شرف تلمذ حاصل ہے مرحوم جمعیت علمائے اسلام کے بانی رہنماؤں میں شامل تھے، پچاس سے زائد دینی کتابوں کے مصنف تھے اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم اور شیخ الحدیث تھے مولانا مرحوم کے دینی و علمی مذہبی اور ملی خدمات کا احاطہ کرنا بھی ممکن نہیں۔ مولانا کی رحلت سے بلاشبہ وطن عزیز ایک بلند پایہ عالم دین اور ایک بہت بڑے رہنما سے محروم ہو گیا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ کی رحلت کی وجہ سے پیدا ہو جانے والا خلا مدتوں پر نہیں ہو سکے گا۔ خدا مولانا مرحوم کو اپنے دامن رحمت میں جگہ دے اور قوم کو ان کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ (۹ ستمبر ۱۹۸۸ء)

روزنامہ جنگ لاہور

جمعیت علمائے اسلام کے رہنما اور ممتاز عالم دین مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک گذشتہ روز انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم مولانا عبدالحق سابق قومی اسمبلی کے رکن تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کی اشاعت اور درس و تدریس کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ سیاست میں ان کا تعلق جمعیت علمائے اسلام کے مفتی محمود گروپ سے رہا مفتی صاحب کی وفات کے بعد وہ مولانا درخواستی گروپ میں شامل ہو گئے۔ ان کے صاحبزادے

مولانا سمیع الحق سینیٹ کے رکن اور ایک ممتاز عالم دین ہیں۔ اس پورے گھرانے کی دینی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی ترقی میں گزارا جہاں پر اندرون ملک کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھی طلبا دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ مرحوم کم وبیش ۵۰ کتابوں کے مصنف تھے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۷۷ سال تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (۹ ستمبر ۱۹۸۸ء)

ماہنامہ بینات صفر ۱۴۰۹ھ

سن ہجری کے آغاز میں عالم اسلام کی ایک ممتاز ترین شخصیت ہم سے جدا ہوگئی یعنی دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی وشیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا عبد الحق رحمہ اللہ بروز بدھ ۲۲ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ - ۷ ستمبر ۱۹۸۸ء کو رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مرحوم، قرون اولیٰ کی یادگار تھے اُن کا شمار ان علمائے حقانی اور مشائخ ربانی میں ہوتا تھا جن کا وجود زمین اور اہل زمین کے لیے باعث برکت ہے اور جن کے علم وعمل، اخلاص وللہیت اور طہارت وتقویٰ پر زمانہ فخر کرتا ہے۔ حضرت مرحوم، شیخ الاسلام المجاہد فی سبیل اللہ حضرت مولانا سیّد حسین احمد نور اللہ مرقدہ کے تلمیذ رشید تھے۔ ازہر الہند دار العلوم دیوبند کے لائق ترین اور مایہ ناز اُستاذ تھے تقسیم کے بعد اپنے آبائی وطن اکوڑہ خٹک میں تعلیم وتدریس کا سلسلہ شروع کیا اور دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی بنیاد رکھی۔ حق تعالیٰ شانہ نے ان کے اخلاص میں برکت فرمائی اور ان کے دار العلوم کو قبولیت عامہ نصیب فرمائی جس کی بدولت تھوڑے ہی عرصہ میں وہ پاکستان کا سب سے بڑا دار العلوم بن گیا۔ موصوف نے قریباً نصف صدی تک تدریس حدیث کی مسند کو رونق بخشی اور اس عرصہ میں ہزاروں علما ومشائخ ان کی تربیت سے تیار ہوتے۔

اپنے اخلاق وعادات کے لحاظ سے مرحوم فرشتہ صفت انسان تھے خاموش اور مرنجاں مرنج طبیعت پائی تھی حلم ووقار اور جود وسخا ان کا خاص جوہر تھا خلق خدا کی ہمدردی ونفع رسانی ان کا طبعی ملکہ تھا، وہ اپنے اعلیٰ اوصاف واخلاق اور بزرگانہ کمالات کی وجہ سے عوام وخواص سب کی نظر میں محبوب ومحترم تھے۔

ان کی عوامی مقبولیت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں جمعیۃ علمائے اسلام نے ان کو قومی اسمبلی کی نشست کے لیے امیدوار نامزد کیا وہ ان دنوں ہسپتال میں تھے اس کے باوجود وہ اپنے جغادری قسم کے حریفوں کے مقابلے میں بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ قومی اسمبلی میں انہوں نے حق کی آواز مسلسل بلند کی، جس کی تفصیل ان کے صاحبزادہ گرامی جناب مولانا سمیع الحق صاحب کی کتاب "قومی اسمبلی میں اسلام کا معرکہ" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

حضرت مرحوم کی وفات سے نہ صرف علم ومعرفت کی مسند خالی ہوگئی بلکہ — پاکستان ایک باخدا درویش کے انفاس طیبہ، ان کی دعائے سحر گاہی اور ان کے سایۂ برکت سے محروم ہوگیا۔

حق تعالیٰ شانہ اپنے اس مخلص بندے کے ساتھ لطف وکرم اور رحمت ورضوان کا خاص معاملہ فرمائیں اور اپنی شانِ کریمی کے مطابق انہیں درجاتِ عالیہ نصیب فرمائیں۔

اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه، واكرم نزله ووسع مدخله وابدله داراً خيراً من داره، واهلاً خيراً من اهله. اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا ومولانا محمد وعلى اله واصحابه واتباعه اجمعين۔

ہفت روزہ تکبیر ۲۲ ستمبر ۸۸ء

برصغیر کے ممتاز عالم دین شیخ الحدیث مولانا عبد الحق کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا انتقال پُر ملال ملت اسلامیہ کے لئے صدمۂ عظیم ہے۔ وہ معمول کے سے حجرہ نشین عالم دین نہیں تھے بلکہ انہوں نے بڑی بھرپور زندگی گزاری اور پاکستان اور اطراف کے ممالک کی علمی دینی اور سیاسی زندگی پہ ایک سرگرمیوں کی واضح چھاپ لگائی۔

اگر یہ کہا جائے کہ بہت ہی مختصر سی مدت میں جہاد افغانستان کے دو اہم سرپرست یعنی مرحوم صدر ضیاء الحق شہید اور مولانا عبد الحق رخصت ہوگئے، تو غلط نہ ہوگا۔ صدر ضیاء الحق کی جہادِ افغانستان کی سرپرستی تو معروف اور متعارف تھی لیکن جہاد افغانستان کی انگیخت میں مولانا عبد الحق کی ذاتِ گرامی کے اثرات کا علم نسبتاً کم لوگوں کو ہے۔ پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر مولانا عبد الحق نے دار العلوم حقانیہ کی تاسیس کر کے جو شمعِ ہدایت روشن کی تھی اس کی تنویر سے افغانستان کے بہت سے ذہن بھی منور ہوئے۔ اس دار العلوم سے فارغ التحصیل ہونے والے متاعِ علمِ دین کے ساتھ ساتھ دولتِ ایمان بھی لے کر دور دراز مقامات تک جاسکے ہیں اور اس دولتِ ایمان میں خالص جذبۂ جہاد بھی شامل ہوتا ہے۔ اسی جذبۂ جہاد سے سرشار مولانا عبد الحق کے تلامذہ اور دار العلوم حقانیہ کے بہت سے فارغ التحصیل علماء نے افغانستان میں اسلامی فکر کی اشاعت وترویج کی تحریک برپا کی جس نے ابتداء میں داؤد حکومت کو چیلنج کیا اور بعد ازاں سوویت یونین کی افواج قاہرہ کو للکارا۔ گزشتہ ایک عشرے میں افغانستان میں جو جہاد ہو رہا ہے اس میں بہت سے سیکڑوں نے جامِ شہادت نوش کرنے یا دادِ شجاعت دینے والے مجاہدوں اور کمانڈروں کا تعلق دار العلوم حقانیہ سے ہی ہے۔

مولانا عبد الحق کا دار العلوم حقانیہ جہاد کے جذبۂ خالص کی کان ہے اور یہاں اس جذبے کو شدت افزودگی دینے والے بہت سے تکنیک کار ہیں۔ مولانا نے مسلسل تین بار قومی اسمبلی کا رکن منتخب ہو کر پاکستان میں سیکولر اور سوشلسٹ قوتوں کو براہ راست بھی للکارا ہے اور سیاسی میدان میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔ بھٹو آمریت کے خلاف قومی اتحاد کی تشکیل میں بھی انہوں نے مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ ہم ان کی رحلت پر ان کے لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور خدا سے مولانا کیلئے اعلیٰ درجات اور لواحقین کے لئے صبرِ جمیل کی دعا کرتے ہیں۔